



سوال

(350) عقد سے پہلے ظہار اثر انداز نہیں ہوتا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نے ایک عورت کو منگنی کا پیغام بھیجا مگر ابھی تک عقد نہیں کیا تھا اور پھر اس کے والد سے ناراضی کی وجہ سے یہ کہہ دیا کہ ”یہ عورت میری ماں اور میری بہن کی طرح حرام ہے“ پھر اس آدمی اور اس عورت کے والد کے درمیان صحیح ہو گئی اور اس کی رضامندی سے مہر معین کے ساتھ عقد نکاح کر لیا تو کیا شادی سے پہلے جو اس عورت کو حرام قرار دیا تھا اس کی وجہ سے اس پر کوئی چیز لازم ہوگی؟ اور اگر اس صورت میں کوئی کفارہ وغیرہ ہے تو اس کی کیا صورت ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس تحریم کا عقد نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑیگا کیونکہ یہ نکاح سے پہلے واقع ہوئی ہے اس سے ظہار کا کفارہ بھی لازم نہیں ہوگا کیونکہ یہ واقعہ اس عورت کے بیوی بننے سے پہلے کا ہے جسے اس نے اپنے اوپر حرام قرار دیا ہے ہالبتہ اس صورت میں قسم کا کفارہ لازم ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْرِمُوا طَبِيبَاتِنَا نَأْخِذُكُم بِاللَّهِ كَيْفَ كُنْتُمْ وَلَا تَحْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُتَحَدِّينَ ۗ ۝۸۷ وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ ۝۸۸ لَّا يُؤْخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِئْتِمَا بَدَلْتُمُوهَا أَوْ عَاهَدْتُمْ بِهَا ۚ إِنَّكُمْ لَأَنْتُمْ حَرَامٌ عَلَيْهَا ذُنُوبَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝۸۹ ... سورة المائدة

”مومنو! جو پاکیزہ چیزیں اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں ان کو حرام نہ کرو اور حد سے نہ بڑھو کہ اللہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور جو حلال طیب روزی اللہ نے تم کو دی ہے اسے کھاؤ اور اللہ سے جس پر ایمان رکھتے ہوئے ڈرتے رہو۔ اللہ تمہاری بے ارادہ قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کریگا لیکن پختہ قسموں پر جن میں اختلاف کرو گے مواخذہ کریگا تو اس کا کفارہ دس مکیں کو اوسط دینے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے اہل و عیال کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا اور جس کو یہ میسر نہ ہو وہ تین روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھاؤ اور اسے توڑ دو اور تم کو چاہئے کہ اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔“

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا عَلَّلَ اللَّهُ لَكَ تَتَّبِعِي مَزَاجَاتِ أَوْلَادِكَ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝۱ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝۲ ... سورة التحریم



”اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! جو چیز اللہ نے آپ کیلئے حلال قرار دی ہے آپ اس کو حرام ٹھہراتے ہیں کیا آپ اس سے اپنی بیویوں کی خوشنودی چاہتے ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کیلئے تمہاری قسموں کا کفارہ مقرر کر دیا ہے اور اللہ ہی تمہارا کارساز ہے اور وہ دانا اور حکمت والا ہے۔“

لہذا جس شخص نے اس طرح حرام قرار دیا ہے اسے چاہیے کہ دس مسکینوں اور اوسط درجے کا کھانا کھلانے جو وہ اپنے اہل و عیال کو کھلاتا ہے اور وہ یہ کہ وہ آدمی ہر مسکین کو نصف صاع گندم یا کھجور یا چاول وغیرہ دے یا دس مسکینوں کو کپڑے دے یا ایک مسلمان غلام آزاد کر دے اور اگر یہ میسر نہ ہو تو مسلسل تین روزے رکھے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الطہار: جلد 3 صفحہ 330

محدث فتویٰ